بڑی محنت سے تیار کیا تھا، ششماہی مجلہ علوم القرآن علی گڑھ کی متعدد قسطوں میں شائع ہوچکا ہے۔ مولانا اسلم جیراج پوری، امام محمد بن حسن شیبانی، نقوش عقاد اور مصر میں مقالہ نگاری کا ارتقاء ان کی چند اہم تصانیف ہیں۔

زیر نظر کتاب قرآنیات کے موضوع پر مصنف کے دس مقالات کا مجموعہ ہے۔ ابتدائی تین مقالات میں مولانا حمید الدین فراہی (م ۱۹۳۰ء) کی تصانیف (مفردات القرآن، حکمت قرآن اور تفسیر سورۂ التین) کا تعارف کرایا گیا ہے۔ تین مقالے مولانا امین احسن اصلاحی (م ۱۹۹۷ء) کی فکر کے تعارف پر ہیں۔ ان میں، ان کی تفسیر "تدبر قرآن" میں سورتوں کے گروپ اور کلام عرب سے استشہاد و استدلال کا جائزہ لیا گیا ہے اور ان کی کتاب "فلسفے کے بنیادی مسائل قرآن حکیم کی روشنی میں" کا تعارف کرایا گیا ہے۔ ایک مقالہ "مولانا ابواللیث اصلاحی ندوی کی قرآنی خدمات" پر ہے۔ یہ بھی اصلاً فکرِ فراہی کا تسلسل ہے۔ ایک مقالہ میں ڈپٹی نذیر احمد کی مشہور کتاب "مطالب القرآن" کا تعارف کرایا گیا ہے۔ ایک مقالے میں سورۂ توبہ کے آغاز میں بسم اللہ نہ ہونے کے اسباب پر روشنی ڈالی گئی ہے اور اس سلسلے میں مفسرین کے اقوال نقل کیے گئے ہیں۔ آخری مقالے میں عربی مجلہ المنہل جدہ کی قرآن پر خصوصی اشاعت پر تبصرہ اور اس کے مشتملات کا تعارف کرایا گیا ہے۔

مولانا فراہیؒ اور ان کے شاگردوں اور فکری منتسبین نے قرآنیات پر جو کام انجام دیے ہیں انھوں نے اہمیت اور قدر و قیمت کے لحاظ سے علمی دنیا میں اپنا مقام بنا لیا ہے اور ان کا وزن محسوس کیا جا رہا ہے۔ غالباً مصنف کے پیش نظر ان کاموں کا صرف تعارف اور ان کی خصوصیات کا تذکرہ رہا ہے۔ اسی لیے انھوں نے ان کے تجزیاتی اور تنقیدی مطالعہ کی طرف توجہ نہیں کی ہے۔ ضرورت ہے کہ مولانا کی فکر کو آگے بڑھایا جائے اور قرآنیات کے جن پہلوؤں پر کام نہیں ہوسکا ہے، یا نا تمام یا ابتدائی شکل میں ہے، ان پر عصری تقاضوں اور معیارات کے مطابق تحقیقات کی جائیں۔ (م۔ر۔ن)

کلاسیکی ادبیاتِ یورپ پر اسلام کا اثر (دانتے کے حوالے سے)

ڈاکٹر ثناء اللہ ندوی

سامیہ پبلی کیشنز ۸۱۰/۱۰، سرسید نگر، علی گڑھ، سنہ اشاعت ۲۰۰۲ء، صفحات ۲۵۶ قیمت /۲۵۰

مغرب کے جن مفکرین نے عالمی ادب پر غیر معمولی اثرات ڈالے ہیں ان میں ایک نمایاں نام دانتے ۱۳۲۱۔۱۲۶۵ء(Dante) کا ہے۔ اس عظیم شاعر کی حیات اور افکار پر دنیا کی تمام زبانوں میں کتابیں موجود ہیں۔ اس کے فکر و فن پر بیرونی اور خاص کر اسلامی اثرات کو بھی محققین نے بحث و تحقیق کا موضوع بنایا ہے، ان میں ہسپانوی مستشرق (کیتھولک پادری) میگویل آسن پلاسیوس پروفیسر عربی میڈرڈ یونیورسٹی کا مطالعہ خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ زیرِ تبصرہ کتاب میں اسی روایت کو آگے بڑھایا گیا ہے اور دانتے کی فکر میں اسلامی عناصر کی نشان دہی کی گئی ہے۔

دانتے کی تخلیقات میں "طربیۂ خداوندی" کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ یہ ایک خیالی سفر ہے جس میں مصنف دوزخ، برزخ اور بہشت کی سیر کرتا ہے۔ وہاں نوعِ انسانی کی ممتاز شخصیتوں سے اس کی ملاقات ہوتی ہے اور وہ اسے اپنی سرگزشت سناتے ہیں۔ اس طرح اس طربیہ میں عہدِ وسطیٰ کے مسیحی علوم و فنون، شاعری، فلسفہ، ہیئت، سیاست وغیرہ کی جھلک نظر آتی ہے۔ اسی طرح کا مضمون اسلامی ادبیات میں "واقعۂ اسراء و معراج" کی شکل میں ملتا ہے۔ یہ واقعہ اجمالاً قرآن میں مذکور ہے اور کتبِ حدیث و تفسیر اور بعد کی تالیفات میں اس کی تفصیلات موجود ہیں۔ ان میں بہت سی کتابیں بارہویں صدی عیسوی تک یورپی زبانوں میں منتقل ہو چکی تھیں۔ زیرِ تبصرہ کتاب میں تقابلی مطالعہ کے ذریعہ یہ قوی امکان ظاہر کیا گیا ہے کہ دانتے نے اپنے اس ادبی شاہ کار میں شعوری یا غیر شعوری طور پر ان اسلامی ادبیات کا اثر قبول کیا ہے۔

کتاب کی ابتدا میں دانتے کے عہد، حیات اور ادبی خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس کے بعد اس کے طربیہ کا بیانی، تمثیلی اور عقائدی پہلوؤں سے مطالعہ پیش کرتے ہوئے اس کے مسیحی، ماقبل تاریخ اور عربی اسلامی مصادر کی نشاندہی کی گئی ہے۔ آگے اسراء و معراج کے سلسلے میں احادیث اور دیگر روایات اور صوفیانہ اور ادبی تمثیلات بیان کی گئی ہیں اور آخر میں دانتے کے طربیہ سے ان کا موازنہ کیا گیا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ عہدِ وسطیٰ کے لاطینی یورپ نے مختلف علوم و فنون میں مسلم اسپین سے کسب فیض کیا تھا۔ بے شمار عربی اسلامی کتب کا یورپی زبانوں میں ترجمہ کر کے ان سے بھرپور استفادہ کیا گیا، اس لیے کلاسیکی ادبیاتِ یورپ پر اسلام کے اثرات سے انکار